بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم :۔ جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۲۱۴	۱۵ رجب ۱۳۹۰ھ - ۱۸ تبوک ۱۳۴۹ ہش - ۱۸ ستمبر ۱۹۷۰ء	جلد ۵۹/۲۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا نے اپنا فیضان عطا کرنے کا وقت رات کو ٹھہرایا چنانچہ تہجد کا حکم دیا

اپنی ہر شئے خدا کے دین کی خدمت میں خرچ کرنا بہت بڑی خوش قسمتی ہے

(۱) "میں نہیں سمجھتا کہ رات اور دن میں فرق ہی کیا ہے۔ صرف نور اور ظلمت کا فرق ہے۔ سو وہ نور تو مصنوعی بھی بن سکتا ہے بلکہ رات میں تو یہ ایک برکت ہے۔ خدا نے بھی اپنے فیضان عطا کرنے کا وقت رات ہی رکھا ہے چنانچہ تہجّد کا حکم رات کو ہے۔ رات میں دوسری طرفوں سے فراغت اور کشمکش سے بےفکری ہوتی ہے۔ اچھی طرح دلجمعی سے کام ہو سکتا ہے رات کو مُردہ کی طرح پڑے رہنا اور سونے سے کیا حاصل؟" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۳۸)

(۲) "اگر ہو سکے تو دین کی خدمت کرنی چاہیئے۔ اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہے کہ انسان کا وقت، وجود، قویٰ، مال، جان خدا کے دین کی خدمت میں خرچ ہو۔ ہمیں تو صرف مرض کے دَورہ کا اندیشہ ہوتا ہے ورنہ دل یہی کرتا ہے کہ ساری ساری رات کئے جاویں۔ ہماری تو قریباً تمام کتابیں امراض و عوارض میں ہی لکھی گئی ہیں۔ ازالہ اوہام کے وقت میں بھی ہم کو خارش تھی۔ قریباً ایک برس تک وہ مرض رہا تھا۔" (ایضاً صفحہ ۱۳۸)

(۳) "اللہ اللہ کیا ہی عمدہ قرآنی تعلیم ہے کہ انسان کی عمر کو خبیث اور مضر اشیاء کے ضرر سے بچا لیا۔ یہ منشی چیزیں شراب وغیرہ انسان کی عمر کو بہت گھٹا دیتی ہیں۔ اس کی قوت کو برباد کر دیتی ہیں اور بڑھاپے سے پہلے بوڑھا کر دیتی ہیں۔ یہ قرآنی تعلیم کا احسان ہے کہ کروڑوں مخلوق ان گناہ کے امراض سے بچ گئی جو ان نشہ کی چیزوں سے پیدا ہوتی ہیں۔" (ایضاً صفحہ ۱۳۹)

(۴) "انسانی زبان کی چھُری تو رُک سکتی ہی نہیں۔ جب خدا کا خوف کسی دل میں نہ ہو۔ انسانی زبان کی بیباکی اس امر کی دلیل ہے کہ اس کا دل سچے تقویٰ سے محروم ہے۔ زبان کی تہذیب کا ذریعہ صرف خوفِ الٰہی اور سچا تقویٰ ہے۔ ان (آریہ سماج) کی گالیوں پر ہمیں کیا افسوس ہو۔ انہوں نے تو نہ خدا کو سمجھا اور نہ حق العباد کو۔ ان کو خبر ہی نہیں کہ زبان کس چیز کے لئے دی گئی ہے۔

تمام قوت اور توفیق خدا ہی کو ہے اور اس کی عنایت اور نصرت سے ہی انسان کچھ لکھ پڑھ سکتا ہے۔ شاید اس کتاب کے خاتمہ کے لکھے جانے سے اس قوم کی قوّت و ہمّت اور دلائل کا خاتمہ ہو جاوے۔"

(ایضاً صفحہ ۱۳۹)

اخبارِ احمدیہ

ایبٹ آباد ۱۲ ر تبوک۔ بذریعہ ڈاک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پچھلے چند دنوں سے پیچش، بخار اور خون کے دباؤ میں کمی کی وجہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ احبابِ جماعت ان ایام میں خاص توجہ، التزام اور درد کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ؂

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ احباب آپ کی صحت و عافیت کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں ؂

● ایبٹ آباد — جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے پچھلے دنوں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ، سردرد اور شدید ضعف کی وجہ سے بہت ناساز رہی ہے اور بالعموم طبیعت وقفہ وقفہ سے اچانک ناساز ہو جاتی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین ؂

● میری بیٹی عزیزہ امۃ العزیز اور میری بہو عزیزہ امۃ المنان چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ہر دو کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(قمر الدین مولوی فاضل۔ ربوہ)

● مکرم نثار احمد صاحب فاروقی پشاور شہر شکرانہ کے طور پر چندہ مساجد ممالک بیرون بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے میرے لڑکے انوار احمد فاروقی کو پشاور بورڈ کے ایف۔ ایس سی (نان میڈیکل) کے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔"

فاروقی صاحب احباب سے دعاؤں کے ملتجی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لڑکے کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین۔ ان کے لئے قارئینِ کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضروری اطلاع

جامعہ نصرت برائے خواتین ہوسٹل تعطیلات کے بعد مورخہ ۵ ر اکتوبر ۱۹۷۰ء کو صبح ۷ ½ بجے کھلے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔ اولڈ گرلز کو چاہیئے کہ وہ ۴ ر اکتوبر کی شام کو ہوسٹل میں پہنچ جائیں۔ (پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ ر تبوک ۱۳۴۹ ہش

اسلامی تہذیب کا غلبہ اور ہماری ذمہ داریاں

(۳)

مغربی تہذیب کے عالمگیر غلبہ کو توڑنے اور اس کی بجائے حقیقی اسلامی تہذیب کو دنیا بھر میں غالب کرنے کے سلسلہ میں ہم گزشتہ دو ادارتی مضامین میں حسبِ ذیل دو اہم ذمہ داریوں پر روشنی ڈال چکے ہیں :۔

اوّل :۔ مغربی تہذیب کا خفیف سے خفیف اثر قبول کئے بغیر اسلامی اقدار، اسلامی ثقافت اور اسلامی تمدّن پر بدل و جان عمل پیرا ہونا۔

دوم :۔ اسلامی تہذیب کی بے انداز افادیت کے عملی اظہار کے پیشِ نظر اپنے وجودوں میں دوسروں کو متاثر کرنے والی قوتِ جذب پیدا کرنا۔

اس سلسلہ میں ہم پر ایک اور ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔ سو اس لحاظ سے ہماری تیسری اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ہم مغربیت اور اسلام کے درمیان ایک ایسی دیوار حائل کر دیں کہ اسلام اس کے مہلک اثرات سے بالکل محفوظ ہو جائے اور اِس ہلاکت آفریں مادی تہذیب کی پیشقدمی یکسر رُک جائے۔ ہماری اِس اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

" قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے کہ ذوالقرنین سے بعض قوموں نے درخواست کی کہ یاجوج وماجوج نے ہمارے علاقوں میں بڑا فساد برپا کر رکھا ہے آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک روک بنا دیں تاکہ وہ ہم میں داخل ہو کر کوئی خرابی پیدا نہ کر سکیں۔ چونکہ اِس زمانہ کے ذوالقرنین بانیٔ سلسلۂ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اِس لئے بالکل ممکن ہے کہ ذوالقرنین کے دیوار حائل کرنے سے مُراد اِس زمانہ میں مغربیت اور اسلام میں ہی دیوار حائل کرنا ہو اور دو قوموں سے مراد دو قسم کے جذبات اور قومی خیالات و افکار ہوں۔ بہرحال ہمارا فرض ہے کہ ہم مغربیت اور اسلام کے درمیان ایک ایسی دیوار حائل کر دیں جس کے بعد مغربیت کے لئے ہمارے اندر داخل ہونے کا راستہ کھلا نہ رہے اور اسلامی فوج ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہو جائے جس پر شیطان کا کوئی حملہ کارگر نہ ہو سکے۔"

(تفسیرِ کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۱۱۱، ۱۱۲)

ظاہر ہے یہ عظیم ذمہ داری ادا نہیں ہو سکتی جب تک ہمارے اندر اس مادی تہذیب اور اس کی ہلاکت آفرینیوں سے بنی نوعِ انسان کو بچانے اور محفوظ کرنے کا جنون اور دیوانگی نہ پائی جائے۔ یہ جنون اور یہ دیوانگی پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ ہمیں اِس نام نہاد تہذیب سے شدید بُغض نہ ہو اتنا شدید بُغض کہ ہم اِس کا پھلنا پھولنا نیز خود ہمارا یا دوسروں کا اس سے متاثر ہونا ہم برداشت ہی نہ کر سکیں اور جہاں بھی ہمیں اس سے متاثر ہونے کے آثار نظر آئیں ہم فوراً اصلاحِ احوال کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ چنانچہ اس ضمن میں ہماری ذمہ داری کی وضاحت کرتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

" آج دجّالی فتنہ جس رنگ میں دنیا پر غالب ہے اس کی وجہ سے کوئی چیز بھی اسلام کی باقی نہیں رہی۔ نہ اس کے تمدّنی احکام قائم ہیں، نہ سیاسی احکام قائم ہیں، نہ اقتصادی احکام قائم ہیں اور نہ شخصی احکام قائم ہیں۔ ہر چیز میں آج تبدیلی کر دی گئی ہے۔ پس جب تک اسے مٹانے کے لئے ہمارے اندر دیوانگی نہ ہو گی، جب تک ہمیں اِس تہذیبِ مغربی سے بُغض نہ ہو گا اتنا بُغض کہ اِس سے بڑھ کر ہمیں کسی اَور چیز سے بُغض نہ ہو، اُس وقت تک ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ہم میں سے جو شخص بھی مغربی تہذیب کا دلدادہ ہے وہ روحانی میدان کا اہل نہیں۔ جس تہذیب نے ہمارے مقدس آقا کی تصویر کو دنیا کے سامنے بھیانک رنگ میں پیش کیا ہے، جس تہذیب نے اسلامی تمدّن کی شکل کو بدل دیا ہے، جب تک اُس کی ایک ایک اینٹ کو ہم ریزہ ریزہ نہ کر دیں کبھی چین اور اطمینان کی نیند نہیں سو سکتے۔ وہ لوگ جو یورپ کی نقالی کرتے اور مغربیت کی رَو میں بہتے چلے جاتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمارے تن بدن میں تو ان کی ایک ایک چیز کو دیکھ کر آگ لگ جانی چاہیئے کیونکہ اسلام اور مغربیت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ یا اسلامی ثقافت زندہ رہے گی یا مغربیت زندہ رہیگی دونوں کی بنیادیں متضاد اصول پر ہیں اور ان کا ایک ہی جگہ جمع ہونا ناممکن ہے۔ مغربیت کی بنیاد ساری کی ساری دنیاوی لذّات اور عیش پرستی پر ہے اور اسلام کی بنیاد کلّی طور پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی، روحانیت اور اخلاق کی درستی پر ہے۔ اس لئے ان دونوں کا اجتماع ناممکن ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصّہ دوم ص ۱۱۰)

پس ہماری تیسری اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اِس امر کا پورا پورا احساس کرتے ہوئے کہ مغربیت اور اسلام ایک جگہ جمع ہو ہی نہیں سکتے۔ مغربی تہذیب کے مہلک اثرات سے اسلام کو محفوظ رکھنے نیز ساری دنیا کو اِن مہلک اثرات سے بچانے کیلئے اپنے اندر ایک جنون اور دیوانگی کی کیفیت پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نہ صرف اپنے آپ کو اِس مادی تہذیب اور اس کی ہلاکت آفرینیوں سے محفوظ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ ساری دنیا کو اس کی ہلاکت آفرینیوں سے بچانے اور اس کی بجائے دنیا بھر میں حقیقی اسلامی تہذیب کو غالب کرنے کی ذمہ داری بھی ہم پر ڈالی ہے اور اِس لئے ڈالی ہے کہ اِس خدائی تقدیر کے بروئے کار آنے میں حصّہ دار بن کر ہم عنداللہ اجر و ثواب کے مورد بن سکیں۔ ورنہ مغربی تہذیب کا مٹنا اور اس کی بجائے دنیا میں حقیقی اسلامی تہذیب کا غالب آنا ایک الٰہی تقدیر ہے جس کی راہ میں دنیا کی کوئی طاقت مزاحم نہیں ہو سکتی۔

اِس سے بڑھ کر بدبختی نہیں ہو سکتی کہ خدا تعالیٰ اپنی ایک اٹل تقدیر کے بروئے کار آنے میں حصہ دار بننے کا موقع دے اور انسان غفلت کا شکار ہو کر نہ صرف اپنے آپکو اجر و ثواب اور عظیم الشان انعامات سے محروم کر لے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مُول لے کر خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بن جائے۔ اسی لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارہ میں غفلت سے کام لینے والے معدودے چند احمدی نوجوانوں کے متعلق فرمایا ہے :۔

" بعض احمدی نوجوان باوجود سمجھانے کے اس طرف (یعنی تمدن و معاشرت سے تعلق رکھنے والے بعض امور میں مغربیت کی نقل کی طرف) جا رہے ہیں۔ یہ لوگ صرف نام کے احمدی ہیں حقیقی احمدی نہیں۔۔۔۔ اسلام میں پہلے ہی سپاہیوں کی کمی ہے۔ اگر تھوڑے بہت سپاہی جو اسے میسّر ہیں وہ بھی سُست ہو جائیں تو انہوں نے اسلام کی طرف سے دشمنوں کا کیا مقابلہ کرنا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصّہ دوم ص ۱۱۰، ۱۱۱)

اِن حالات میں ہمارا اوّلین فرض ہے کہ مغربی تہذیب کے غلبہ کو توڑنے اور اس کی جگہ دنیا بھر میں حقیقی اسلامی تہذیب کو غالب کرنے کے سلسلہ میں ہم پر جو عظیم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں کمال مستعدی اور پُوری تندہی سے ادا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں تاکہ ہم ایک عظیم الشان خدائی تقدیر کے بروئے کار آنے میں حصّہ دار بن کر عنداللہ اجرِ عظیم کے مستحق ٹھہریں اور اس کی جناب میں سرخرو اور فائز المرام قرار پائیں۔ آمین ⁂

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۳۴۹ہش ۱۹۷۰ء کے مختصر کوائف

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال فضل عمر درس القرآن کلاس یکم سے ۳۱ ظہور بمطابق یکم تا ۳۱ اگست ۱۹۷۰ء ربوہ میں منعقد ہوئی۔ کلاس کا افتتاح یکم اگست کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے طلباء و طالبات سے اپنے خطاب میں زرّیں نصائح فرمائیں اور کلاس کے انعقاد کا مقصد بیان فرما کر اس سے استفادہ کی دلنشیں پیرایہ میں تلقین فرمائی۔ حضور کی اس تقریر کا بعد میں امتحان کے طور پر طلباء و طالبات سے فی البدیہہ خلاصہ لکھوایا گیا جو قریباً ۲۰۲ طلباء اور ۳۱۰ طالبات نے لکھا۔

افتتاح کے بعد دوسرے دن ۲ ظہور سے صبح سات بجے سے کلاس کا پروگرام شروع ہوا جو حسب ذیل تھا:۔

(۱) حدیث نبوی ۰۰-۷ سے ۴۵-۷ صبح
(۲) قرآن مجید ۴۵-۷ " ۰۰-۹ "
(۳) علم کلام ۰۰-۹ " ۲۰-۹ "
(۴) فقہ اور دینی مسائل ۲۰-۹ " ۵۰-۹ "
۵۰-۹ سے ۱۰-۱۰ تک وقفہ استراحت اور پھر
(۵) ۱۰-۱۰ سے ۴۰-۱۰ تک ایک علمی تقریر
(۶) ۴۰-۱۰ " ۰۰-۱۱ عربی اسباق اور ابتدائی عربی قواعد
(۷) ۰۰-۱۱ سے ۳۰-۱۱ تک طلباء کو تقاریر کی مشق کرائی جاتی رہی۔

سات بجے سے گیارہ بجے تک کلاس کا پروگرام طلباء اور طالبات کے لئے مشترکہ ہوتا رہا۔ اس پروگرام کے مطابق اساتذہ بالترتیب

(۱) مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب
(۲) خاکسار ابو العطاء جالندھری
(۳) مکرم سیّد محمود احمد صاحب ناصر
(۴) مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر
(۵) مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر

حدیث نبوی، قرآن مجید، علم کلام، فقہی مسائل اور عربی اسباق پر درس دیتے رہے اور مشقی تقاریر کی نگرانی محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کرتے رہے۔ درمیان میں تین دن کے لئے مولوی دوست محمد صاحب کے رخصت پر جانے کے دوران مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد نے نگرانی کی۔

دو ہفتے گزرنے کے بعد اساتذہ میں تبدیلی ہوئی جس کے مطابق حدیث نبوی کا درس مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر، علم کلام کا مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد، فقہی مسائل کا مکرم مولانا ظہور حسین صاحب اور عربی اسباق کا مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر دیتے رہے۔

نصاب

اس ایک ماہ کی کلاس میں مندرجہ ذیل نصاب پڑھایا گیا:۔

(۱) قرآن مجید۔ پارہ نمبر ۱۶ سے نمبر ۲۰ تک ۵ پارے۔

(۲) حدیث نبوی۔ حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر ۳۹۷ سے حدیث نمبر ۵۶۰ تک ۱۶۳ احادیث۔

(۳) فقہی مسائل۔ نماز اور مساجد کے آداب اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح زندگی۔

(۴) عربی اسباق مطبوعہ کے پہلے نو سبق پڑھائے گئے اور ۳۰ عربی جملے کلاس میں حفظ کروائے گئے۔

علم کلام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب شہادۃ القرآن نصف اوّل اور "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب "احمدیت کا پیغام" پڑھائی گئی۔

علمی تقاریر

امسال گیارہ مختلف مواضیع پر مختلف علمائے سلسلہ نے علمی تقاریر کیں اور اپنی تقریروں کو درس کا انداز دیکر طلباء و طالبات کو نوٹ لکھوائے۔ اس سال نظارت کی طرف سے ایک نوٹ بک شائع کی گئی تھی جس میں مختلف عناوین کے تحت آیات قرآنیہ طبع کی گئی تھیں۔ ہر آیت پر نوٹ لکھنے کے لئے دو دو صفحے رکھے گئے تھے تاکہ طلباء و طالبات خود نوٹ لکھیں۔ بعد میں یہ نوٹ بکیں چیک کی گئیں جن کے لئے ۲۰ نمبر مقرر کر کے امتحان کا حصہ ٹھہرایا گیا۔

ان تقاریر کے لئے مقررین کرام کی تفصیل مع عناوین حسب ذیل ہے:۔

۱۔ وفات مسیح ناصری علیہ السلام، خاکسار ابو العطاء
۲۔ فیضانِ نبوتِ محمدیہ اور قرآن مجید: محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری۔
۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت: محترم شیخ مبارک احمد صاحب۔
۴۔ تردید عیسائیت از روئے قرآن کریم محترم سیّد محمود احمد صاحب ناصر
۵۔ قرآن مجید کے فضائل و امتیازات محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر
۶۔ قرآن کریم مکمل اور دائمی شریعت ہے: محترم مولانا عبد المالک خان صاحب۔
۷۔ دورِ حاضر میں پوری ہونے والی قرآن کریم کی پیشگوئیاں: محترم شیخ نور احمد صاحب منیر۔
۸۔ صحابہؓ کے اوصاف از روئے قرآن کریم: محترم مرزا عبد الحق صاحب سرگودھا۔
۹۔ قرآن کریم کے شیریں ثمرات: محترم مولانا غلام باری صاحب سیف
۱۰۔ قرآن کریم کی تفسیر کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ اصول: محترم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب۔
۱۱۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں منافقین کے بدعمل: محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم۔

امتحانات

۲۳ ظہور (اگست) سے امتحانات شروع کئے گئے۔ ۲۳ اور ۲۴ ظہور کو حفظ کا امتحان لیا گیا جس کا نصاب

۱۔ سورۃ البقرہ کی پہلی سترہ آیات ۵ نمبر
۲۔ سورۃ المائدہ کے آخری رکوع کی دو۲ آیات ۲ نمبر
۳۔ تیس مطبوعہ عربی جملے ۳ نمبر
(کل ۱۰ نمبر)

۲۵ ظہور کو تقریری مقابلہ ہوا جس میں ربوہ کے ۱۵ اور بیرون ربوہ کے ۱۶ طالب علموں نے حصہ لیا۔ ازاں بعد ۲۷ ظہور کو قرآن مجید کا پرچہ ۱۰ بجے سے ½۱۱ بجے تک ہوا۔ جس کے ۱۰۰ نمبر مقرر تھے۔ آخری پرچہ ۲۹ ظہور کو ہوا جس میں حدیث نبوی، علم کلام، فقہی مسائل اور عربی اسباق شامل تھے۔ اور ان کے نمبر علی الترتیب ۲۵، ۲۵، ۱۰ اور ۱۰ یعنی کل ۷۰ تھے۔ اس طرح امتحان کے مجموعی نمبر ۲۰۰ مقرر کئے گئے۔ کیونکہ ۱۰ نمبر حفظ کے اور ۲۰ نمبر نوٹ بکوں کے بھی ان میں شامل تھے۔ تحریری امتحانات میں طلباء ۲۲۴ اور طالبات ۲۸۷ کی تعداد میں شریک ہوئے۔ اور بالترتیب ۱۴۸ طالب علم اور ۲۶۸ طالبات کو کامیاب قرار دیا گیا۔

انعامات

امتحانات کے نتائج بلحاظ انعامات حسب ذیل ہیں:۔

نتائج طلباء فضل عمر درس القرآن کلاس

۱۔ مجموعی امتحان معیار اوّل:۔
اوّل۔ بشیر احمد صاحب قادیانی ۱۶۷/۲۰۰
دوم۔ سعید احمد صاحب غازی ۱۴۱/۲۰۰
سوم۔ مسیح الدین صاحب شاہد ۱۳۸/۲۰۰

۲۔ مجموعی امتحان معیار دوم:۔
اوّل۔ چوہدری محمد صادق صاحب ربوہ ۱۷۲/۲۰۰
دوم۔ محمد منیر صاحب شاہدرہ ۱۶۸/۲۰۰
سوم۔ لئیق احمد صاحب عابد ربوہ ۱۶۴/۲۰۰

۳۔ پرچہ قرآن کریم معیار اوّل:۔
اوّل۔ بشیر احمد صاحب قادیانی ربوہ ۹۵/۱۰۰
دوم۔ سعید احمد صاحب غازی ۸۵/۱۰۰

۴۔ پرچہ قرآن کریم معیار دوم:۔
اوّل۔ مرزا محمود احمد صاحب لاہور ۹۰/۱۰۰
دوم۔ سیّد قمر سلیمان احمد صاحب ربوہ ۸۸/۱۰۰

۵۔ تقریری مقابلہ بیرون از ربوہ:۔
اوّل۔ مبارک احمد صاحب عاجز شادیوال
دوم۔ افضل احمد صاحب رضا حیدر آباد
سوم۔ بشیر احمد صاحب صدیقی چک نمبر ۵ ج۔ ب لائلپور
سپیشل انعام۔ نور محمد صاحب نورن ساہیوال ضلع سرگودھا

۶۔ تقریری مقابلہ (ربوہ)
اوّل۔ لئیق احمد صاحب ربوہ
دوم۔ سعید احمد صاحب غازی ربوہ
سوم۔ سلیم صادق صاحب ربوہ

۷۔ خلاصہ تقریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز:۔
اوّل۔ محمد منیر صاحب شاہدرہ
دوم۔ افضل احمد صاحب رضا حیدر آباد
سوم۔ سعید احمد صاحب غازی ربوہ۔

پوزیشن حاصل کرنے والے مندرجہ بالا تمام طلباء کو انعامات دیئے گئے۔ (باقی)

ان کے علاوہ حاضر باشی کے لحاظ سے مکرم حفیظ اللہ صاحب تونیکی ضلع گوجرانوالہ، قریشی سلطان احمد صاحب ربوہ، محمد امداد الرحمٰن صاحب بنگالی اور سلیم صادق صاحب ربوہ کو بھی سپیشل انعامات دیئے گئے۔

طالبات میں سے انعامات حاصل کرنے والی بچیوں کے نام ۱۳ر تبوک کے الفضل میں پہلے ہی شائع ہو چکے ہیں۔

کلاس میں نمائندگی

امسال فضل عمر درس القرآن کلاس میں کل بیس۲۰ اضلاع کی تہتر۷۳ جماعتوں کی طرف سے طلباء شامل ہوئے جن میں ربوہ کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات کے طلباء شامل ہیں :-

جھنگ، ڈاور، پکا نسو آنہ لائلپور، گوجرہ، گھسیٹ پور، چک جھمرہ، جڑانوالہ، چک ۱۰ جڑانوالہ، چک ۱۴ جڑانوالہ، چک ۹۶ لائلپور، چک ۵ سمندری، چک ۲۸۰، چک ۸۸، چک ۲۶۱ لائلپور، شیخوپورہ، گرمولا ورکاں، سانگلہ ہل، چک ۲۰ لاہور، نانول ڈوگر، شاہدرہ، سیالکوٹ، گھنوکے ججہ، بدوملہی، کوٹلی بہرام، ڈسکہ، کراچی، گوجرانوالہ، کوٹ نورا، وزیرآباد، تونیکی، سید نگر، مانجٹ اوبچے، حیدرآباد، لطیف آباد، نواب شاہ، محمود، قمرآباد، کنری پاک، شکارپور، ساہیوال چک ۱۳۷، چک ۱۲۵، چک ۹۹، چک ۹ ساہیوال، فریدٹاؤن گگو منڈی، کوٹ مومن، چک ۸۶، چک ۳۳ ج، چک ۱۵۲، خوشاب، سرداروالا، ساہیوال (ضلع سرگودھا) گجرات، کنگ چنن، ڈنگہ، شادی وال، باسکو، سماعیلہ، دوراہے، مرالہ، آزاد کشمیر، خلیل آباد، نوشہرہ، چھنگہ بنول، بہاولپور، شہر سلطان، بھکر اور تونسہ شریف۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کلاس میں ہر جماعت کی نمائندگی ہونی ضروری ہے۔

انتظام قیام و طعام

طلباء (بیرون از ربوہ) کے قیام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ قیام و طعام کے لئے ہر سال سب کمیٹی مقرر فرماتے ہیں جس کے افسر صاحب دارالضیافت کے علاوہ محترم میر داؤد احمد صاحب، محترم پروفیسر حبیب اللہ صاحب اور خاکسار ارکان تھے۔

انتظام ورزش :- آخری عشرہ میں طلباء کی ورزش کا خصوصی انتظام کیا گیا۔ جس میں ۳۱ طلباء باقاعدہ شامل ہوتے رہے۔ اس میں انہیں بعض عملی فنون کی مشق بھی کرائی گئی۔ ورزش کی نگرانی مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب کرتے رہے جن کے ساتھ مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر اور منیر الدین صاحب شمس بھی حاضر ہو کر مدد کرتے رہے۔

انتظام حاضری

کلاس میں روزانہ حاضری کے لئے باقاعدہ رجسٹر بنایا گیا اور جملہ طلباء کو ۲۹ حزبوں میں تقسیم کر کے سائقین مقرر کئے گئے جن کے ذریعہ روزانہ حاضری لی جاتی رہی۔ یہ حاضری کلاس کے اوقاتِ درس میں مسجد مبارک میں لی جاتی۔ اوقاتِ کلاس کے دوران مکرم محمد اسلم صاحب فاروقی، قریشی محمد سعید صاحب، محمد اعظم صاحب اکسیر اور منیر الدین صاحب شمس نے محنت سے خدمت کی اور انتظامات درست رکھنے میں مدد دی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

طلباء کی دعوت
اور
الوداعی تقریب

امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت کلاس میں شامل تمام طلباء اور طالبات کو شروع میں ہی ایک دعوتِ عصرانہ دی جس میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے جملہ طلباء کو شرفِ مصافحہ سے بھی سرفراز فرمایا۔ طالبات کا انتظام حضرت صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا کی زیر نگرانی تھا۔ طالبات کو حضرت سیدہ ام انس احمد حرم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی تشریف آوری سے نوازا۔

مورخہ تیس ۳۰ اگست کو خاتمہ پر نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کی طرف سے حسب سابق الوداعی تقریب منعقد ہوئی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی رونق افروز ہوئے اور اپنے دستِ شفقت سے انعامات حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ پارٹی کے بعد تلاوت ہوئی اور خاکسار نے رپورٹ سنائی۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے طلباء کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ (حضور کا یہ خطاب الفضل میں شائع ہو چکا ہے) اور آخر میں اجتماعی دعا کے بعد حضور نے طلباء کو رخصت فرمایا۔

تفریحی پکنک

۳۱ر اگست کو حسب ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ طلباء کی ایک تفریحی پکنک منائی گئی۔ جس کے لئے طلباء نماز فجر سے فارغ ہو کر ربوہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر نہر کے کنارے (پکھو والا بنگلہ) پیدل گئے۔ ناشتہ کا انتظام وہیں کیا گیا۔ طلباء گیارہ بجے دن تک نہاتے رہے اور مختلف علمی مشاغل اور کھیل وغیرہ میں وقت گزارنے کے بعد نماز ظہر میں شامل ہونے کی غرض سے ربوہ کی طرف چل پڑے۔

اس پکنک میں بعض اساتذہ کے علاوہ خاکسار بھی شامل ہوا۔ الحمد للہ کہ اس سال یہ کلاس بخیر و خوبی سرانجام پائی۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ ربّ العالمین ٭

بچوں کی تربیت کا ایک مؤثر ذریعہ

لجنہ اماء اللہ سے ایک ضروری گزارش

ہفتہ وصولی تحریک جدید

چندہ تحریک جدید کی وصولی کی رفتار غیر تسلی بخش دیکھ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ماہ تبوک/ستمبر میں ہفتہ تحریک جدید منانے کی اجازت حاصل کی گئی تھی چنانچہ اکثر جماعتوں نے ماہ تبوک/ستمبر کا پہلا ہفتہ اس مہم کے لئے وقف کیا۔ جن جماعتوں نے ابھی تک ایسا ہفتہ منانے کا اہتمام نہیں کیا ان کے لئے ابھی وقت باقی ہے۔ وہ ۳۰ر ستمبر سے پہلے اس کا انتظام کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

ہفتہ برائے لجنات

محترمہ مخدومہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے ۲۶ر ظہور (اگست) کے الفضل کے ذریعہ لجنات کو ہدایت فرمائی تھی کہ ماہِ تبوک (ستمبر) کے آخری ہفتہ میں چندہ تحریک جدید کی وصولی کا پروگرام عمل میں لایا جائے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جب مردوں کی طرف سے ہفتہ وصولی منایا جاتا ہے تو اکثر محصلین کی رسائی خواتین تک نہیں ہوتی اسلئے جماعت کا ایک حصہ اس ثواب میں شریک ہونے سے رہ جاتا ہے۔ سو مستورات کو بھی اس ثواب میں شریک کرنے کیلئے حضرت صدر صاحبہ نے ان کیلئے الگ ایام میں ہفتہ منانے کا اعلان فرمایا۔ آپ کا یہ اعلان الگ طور پر شائع کروا کر لجنات کو بھجوایا جا رہا ہے تاہم الفضل کا مذکورہ پرچہ بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ لجنات سے گزارش ہے کہ وہ مندرجہ ہدایات کے ماتحت ہفتہ تحریک جدید منا کر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اشاعتِ اسلام کے عظیم ثواب سے بہرہ ور ہوں۔

بچوں کی تربیت کے پیش نظر اس ہفتہ میں اپنے بچوں کو بھی اس جہاد میں شامل کریں۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں اور ساتھ ہی انہیں بتا دیا کریں کہ یہ تحریک جدید کا چندہ ہے تاکہ انہیں ساری عمر یاد رہے۔ ...... اگر تم ایسا کرو گے تو ان کے اندر نئی روح پیدا ہو گی اور بچپن ہی سے ان کے اندر اسلام کی خدمت کی رغبت پیدا ہو گی۔"

اللہ تعالیٰ جملہ احمدی بہنوں کو اس کی توفیق سعید بخشے اور انکے گھرانوں کو خیر و برکت سے مالا مال کر دے۔ آمین

وکیل المال اول
تحریک جدید۔ ربوہ

ثابت قدمی کے ساتھ مالی قربانیوں میں حصہ لیجئے! (ناظر بیت المال آمد)

قسط نمبر ۳

چند ضروری حوالے

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی

اسلام کی ترقی و اشاعت گذشتہ صدیوں میں

مولانا وحید احمد صاحب ابتدائی صدیوں صدیوں میں اسلام کی ترقی و اشاعت کو بایں الفاظ بیان فرماتے ہیں:-

"اسلام جس جگہ بھی پہنچا وہاں اس نے اپنے اخلاق و مساوات سے فلاکت و نحوست کو دور کیا ہر جگہ اس کا استقبال اس طرح کیا گیا جس طرح کوئی مہجور اپنے محبوب کا کیا کرتا ہے جبر سے اگر کام لیا جاتا تو اسلامی سلطنت میں سوائے مسلمانوں کے کسی کا وجود ہی نہ ہوتا لیکن صورت یہ ہے کہ مفتوحہ علاقوں میں جبر سے کسی کو بھی مسلمان نہیں بنایا بلکہ وہ از خود اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے ابتداء میں ان میں سے زیادہ تر لوگوں نے جزیہ دینا قبول کیا اور پھر خوب سوچ سمجھ کر اور مسلمانوں کے فیض صحبت سے مستفیض ہو کر ایمان لاتے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے اپنی قوم و برادری کا دم نہیں بھرا۔ کیونکہ مسلمان بڑے سے بڑے دشمن کو بھی اس کے ایمان لانے کے بعد سینہ سے لگا لیتے تھے اور امتیازات کو نظر انداز کر کے خلوص کے ساتھ اخوت و مساوات کا برتاؤ کرتے تھے اس حقیقت کی سب سے پہلے ایران گواہی دے رہا ہے کہ اسلام قبول کرنے کے لئے اسے مجبور نہیں کیا گیا اور مذہب کے معاملہ میں اسے قطعی آزادی رہی ورنہ تیس برس کی بجائے پہلے ہی سال وہاں اشاعت اسلام مکمل ہو جاتی تو جزیہ کے اعداد سے اشاعت اسلام کی رفتار کا اندازہ کر لینا نہایت آسان بات ہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں عراق سے ایک سو بیس لاکھ درہم کا جزیہ ملتا تھا یہی رقم جزیہ عراق میں خلیفہ عبدالملک کے عہد میں پچاس سال کے بعد چالیس لاکھ درہم رہ گئی یعنی جس قدر جزیہ کی رقم میں کمی واقع ہوتی اتنی ہی نومسلموں کی تعداد میں ترقی ہوتی۔ عراق کے عیسائی ایرانیوں کے مظالم سے بیزار تھے انہوں نے ایرانیوں کے خلاف پہلے مسلمانوں کی مدد کی اور اسکے بعد مسلمان ہوئے۔ ملک شام سختیوں کی وجہ سے ہلاکت میں مبتلا تھا اس نے پہلے مسلمانوں کو برتا اور ان کے سلوک و مساوات کو پرکھا پھر انہیں اسلام قبول کیا۔ ویلم کے باشندوں کی عذاب میں جان تھی کوفہ جا کر آباد ہوئے اور حلقہ بگوش اسلام بنے تو امان پائی۔ ایرانی جان بلب تھا اسلام نے اسکے ساتھ مسیحائی کی اب رہا جزیہ تو یہ ان کے حق میں رحمت تھا۔ اسلئے کہ ایک طرف فوجی خدمات سے نجات ملی اور دوسری طرف دشمنوں سے حفاظت کی ذمہ داری مسلمانوں کے سر رہی اسکے علاوہ باطل پرستیوں کے اثرات کی وجہ سے آگ اور مٹی کا استعمال گناہ کبیرہ تھا۔ مسلمانوں نے ان لغویات سے آزادی دی اور ان ممنوعہ چیزوں کو عام طور پر استعمال کر کے اپنے پیشوں میں ترقی کرنے لگے اور مصنوعات سے دنیا کے بازاروں کی رونق بڑھ گئی۔ اگر جبر سے کام لیا جاتا تو موبد اتنے عرصہ تک نہیں بچ سکتے تھے چنانچہ یہودیوں نے دسویں صدی سے پہلے اسلام کی طرف رخ تک نہیں کیا۔ خراسان کے وسط میں رہنے والے قہستانی بھی قطعی بے نیاز رہے ترکوں نے مختلف مذاہب سے ربطہ ضبط رکھنے کے بعد جنوب و مغرب میں پہنچ کر دسویں صدی میں اسلام کا کلمہ پڑھا۔ قبچاق والے بارھویں صدی سے پہلے داخل اسلام نہیں ہوئے اسلام کی رواداری کا بین ثبوت یہ ہے کہ امویوں نے نومسلموں کیساتھ کسی قسم کی مغائرت نہیں برتی اور عباسیوں کی حکومت کو ایرانی اور ترک خالص اپنی حکومت سمجھا کرتے تھے۔

(اسلام مشرق میں باب پنجم صفحہ ۱۵۱ تا ۱۵۲)

مولانا وحید احمد صاحب نے اسلامی تاریخ کی روشنی میں اپنے اس بیان میں واقعاتی اعتبار سے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے ان سے صاف عیاں ہے کہ گذشتہ صدیوں میں اسلام کی ترقی و اشاعت میں بہت بڑا دخل دیگر امور کے علاوہ مسلمانوں کے حسن سلوک اور رواداری کو حاصل رہا ہے اگر مسلمان عہد گذشتہ میں غیر مسلموں سے اچھا برتاؤ نہ کرتے اور اخلاق فاضلہ سے پیش نہ آتے تو اسلام اس سرعت کے ساتھ دنیا میں ہرگز نہ پھیلتا کاش! عصر حاضر کے مسلمان بھی ازمنہ ماضیہ کے مسلمانوں کے نقش قدم پر چلنا سیکھیں تا آج بھی فتح و کامرانی ان کے پاؤں چومے اور پھر ان کو وہی شان و شوکت حاصل ہو جو پہلے حاصل تھی۔

آزادی مذہب اور پاکستان

شیعہ رسالہ "معارف اسلام" لاہور کا ایک اقتباس بلا تبصرہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"قبل تقسیم برصغیر میں ہندو مسلم سکھ۔ عیسائی پارسی وغیرہ مذاہب کے لوگ آباد تھے اور ان مذاہب میں بھی کئی کئی فرقے تھے۔ برٹش گورنمنٹ بیوقوف نہیں تھی۔ عہد ملکہ وکٹوریہ میں ابتداء ہی میں جب تک اس نے آزادی مذاہب کا اعلان نہیں کیا برٹش گورنمنٹ کو اس سرزمین پر استقلال حاصل نہیں ہوا یہ کوئی برٹش گورنمنٹ پر ہی موقوف نہیں بلکہ پاکستان بننے کے بعد ابتدا ہی میں "قرارداد مقاصد" میں اس آزادی مذاہب کا اعادہ کیا گیا اور واضح الفاظ میں دستور مملکت کو قرآن و سنت کی تعبیر کسی فرقہ اسلام کے نزدیک وہی درست ہوگی جو اس مخصوص فرقہ کے مسلمات میں سے ہوگی یعنی قرآن و سنت کی تعبیر جو شیعہ کرتے ہیں وہ سنیوں پر نہیں ٹھونسی جائے گی اس طرح جو غیر شیعہ کے نزدیک درست ہو کسی شیعہ کو مجبور نہیں کیا جائیگا کہ وہ اسے تسلیم ہی کرے قرارداد مقاصد کی اس تعبیر کو ملک کے جید علماء کرام شیعہ سنی دیوبندی اہلحدیث وغیرہ وغیرہ کی تائید حاصل ہے۔ ... مارشل لا کے بعد موجودہ دستور مملکت جس وقت مدون کیا گیا تو اس میں بھی اس بات کا خاص لحاظ رکھا گیا۔ اس کے بغیر چارہ ہی نہ تھا یہ جو کچھ ماضی حال میں ہوتا رہا محض اس لئے کہ اس سرزمین میں مسلمانوں کے ایک ہی فرقے کے لوگ آباد نہیں بلکہ کئی فرقوں کے لوگ آباد ہیں اور مسلمہ زاویہ فکر بنیادی طور پر صرف دو ہیں جب تک دونوں کا خیال نہ رکھا جائے گا صحیح معنوں میں استقلال حاصل نہ ہوگا اگر تعلیمات پاکستان میں دینی تعلیم کو شامل نہ کیا جاتا تو ہر ایک اپنے طریقے کے مطابق اپنی دینیات حاصل کرتا مگر چونکہ پاکستان کا وجود ہی دین و مذہب کی بنیاد پر قائم کیا گیا تھا لہذا ضروری تھا کہ جو بھی حکومت برسر اقتدار ہو وہ یہاں کی پبلک کے لئے دینیات کا انتظام کرے اسلئے تعلیمات میں دینیات کو شامل کیا گیا۔ اب یہ ایک عام فہم اور واضح بات ہے کہ اگر کسی اہلحدیث طالبعلم کو ایسی تعلیم دی جائے کہ جناب پیغمبر اسلام کو اس طرح نور تسلیم کرو جس طرح کہ اہل سنت و الجماعت یا شیعان محمد و آل محمد تسلیم کرتے ہیں تو یہ اس کے اوپر جبر ہوگا یا اگر اسے ایسی تعلیم دی جائے کہ بزرگان دین کی تعظیم کرو اور ان کے مزارات پر جا کر پھولوں کی چادریں چڑھاؤ اور فاتحہ خوانی کرو تو کیا اسے اہلحدیث اپنے اوپر جبر تصور نہ کرینگے؟ پس شیعہ مسلمان بھی دینے سے موجودہ دینیات میں اپنے مسلک کے خلاف تعلیمات دیکھکر اس سے بری ہوتے ہیں اور اپنے جداگانہ دینیات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو اہل حدیث کو کیا حق ہے کہ وہ حکومت کو مشورہ دیں کہ ان کے مطالبات نہ مانے جائیں کیا مذہب اہلحدیث میں جبر کرنا جائز و مباح ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو کیا وہ عیسائیوں کا یہ دعوے درست تسلیم کرنے کو تیار ہیں کہ "اسلام تلوار کے زور سے پھیلا" قرآن حکیم کی ایک آیت کا انکار گویا تمام قرآن سے انکار کے مترادف ہے کیا اہلحدیث حضرات حکومت عالیہ کو ملک کے لئے ایسا نامناسب مشورہ دیکر

تربیت نفس کا عمدہ موقعہ۔ سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ربوہ (قائد عمومی)

دورِ ثانی کے واقفین کی فہرست

واقفین عارضی کے دوسرے پنجسالہ دور میں وقف کرنے احباب کے اسماء تحریک دعا کے لئے شائع کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور دوسرے احباب کو بھی اللہ تعالیٰ وقف کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

نمبر شمار — نام

۱۱۷۳۔ مکرم ڈاکٹر قیس مینائی صاحب کراچی
۱۱۷۴۔ ” محمد یحییٰ صاحب ”
۱۱۷۵۔ ” مبشر احمد صاحب گوندل حیدرآباد سندھ
۱۱۷۶۔ ” محمد ظفر اللہ صاحب بٹ عزیز آباد کراچی
۱۱۷۷۔ ” سید محمد سعید شاہ صاحب منگو پیر روڈ کراچی
۱۱۷۸۔ ” مبارک احمد صاحب زرگر ربوہ
۱۱۷۹۔ ” ناظر حسین چک ۱۲۵ ضلع بہاولپور
۱۱۸۰۔ ” سید عبدالرزاق شاہ صاحب ربوہ
۱۱۸۱۔ ” محمد اعظم صاحب ربوہ
۱۱۸۲۔ ” عبدالسلام صاحب ”
۱۱۸۳۔ ” بشیر احمد صاحب قمر شاہد مربی سرگودھا
۱۱۸۴۔ ” بابو نیک محمد صاحب بھوآن ضلع جہلم
۱۱۸۵۔ ” چوہدری افتخار محمود صاحب لائل پور۔
۱۱۸۶۔ ” دوست محمد صاحب ساکن کرتو ضلع شیخوپورہ۔
۱۱۸۷۔ ” میاں محمد اسماعیل صاحب مہدی آباد۔ ضلع تھرپارکر
۱۱۸۸۔ ” رفیق الرحمٰن صاحب ربوہ
۱۱۸۹۔ ” علی احمد پردیسی ربوہ
۱۱۹۰۔ ” احمد گل صاحب ناظم آباد کراچی
۱۱۹۱۔ ” قریشی مختار احمد صاحب ناظم آباد۔ کراچی
۱۱۹۲۔ ” کوثر باجوہ صاحب فیڈرل ایریا کراچی
۱۱۹۳۔ ” محمد حسین صاحب مختار کراچی
۱۱۹۴۔ ” محمد نصیر اللہ صاحب دیونا ضلع گجرات۔
۱۱۹۵۔ ” چوہدری مبارک احمد صاحب ٹلیور
۱۱۹۶۔ ” ملک غلام حسین صاحب دنیوال
۱۱۹۷۔ ” چوہدری محمد خان صاحب دھیر کے کلاں ضلع گجرات۔
۱۱۹۸۔ ” چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا
۱۱۹۹۔ ” چوہدری نعمت علی صاحب چاہ بھاگووال۔ ضلع ملتان
۱۲۰۰۔ ” محمد رفیق صاحب نیر آباد ضلع گوجرانوالہ

۱۲۰۱۔ مکرم ملک سلطان احمد صاحب معلم وقف جدید ہڈیارہ ضلع لاہور۔
۱۲۰۲۔ ” ماسٹر خیر علی صاحب ربوہ
۱۲۰۳۔ ” محمد ادریس صاحب ”
۱۲۰۴۔ ” مسعود احمد صاحب رنگ منڈی ضلع شیخوپورہ
۱۲۰۵۔ ” چوہدری محمد حسین صاحب کھوریا۔ ضلع سیالکوٹ
۱۲۰۶۔ ” محمد شریف صاحب بھاگووال ضلع سیالکوٹ
۱۲۰۷۔ ” قریشی فضل حق صاحب ربوہ
۱۲۰۸۔ ” خواجہ محمد شریف صاحب ”
۱۲۰۹۔ ” محمد دین صاحب چک ۲۷ شمالی سرگودھا۔
۱۲۱۰۔ ” چوہدری اللہ دین صاحب چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر
۱۲۱۱۔ ” چوہدری محمد حسین صاحب دھیر کے کلاں ضلع گجرات
۱۲۱۲۔ ” محمد سلیم احمد صاحب دارالصدر ربوہ
۱۲۱۳۔ ” الحاج مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل
۱۲۱۴۔ ” فضل الدین صاحب طارق کنری ضلع تھرپارکر
۱۲۱۵۔ ” چوہدری عبدالکریم صاحب رانا کنری ضلع تھرپارکر۔
۱۲۱۶۔ ” میاں اللہ رکھن دین صاحب نور گرد ربوہ
۱۲۱۷۔ ” چوہدری مہر دین صاحب مبادی ناڑوں ضلع سیالکوٹ
۱۲۱۸۔ ” عبدالستار صاحب خوشاب
۱۲۱۹۔ ” ظفر احمد صاحب سرور دارالرحمت ربوہ
۱۲۲۰۔ ” چوہدری مبارک احمد صاحب چک ۱ ضلع رحیم یار خان
۱۲۲۱۔ ” مستری عبداللطیف صاحب چک $\frac{9}{11-L}$ ضلع ساہیوال
۱۲۲۲۔ ” مولوی محمد نواز صاحب سعود آباد۔ کراچی
۱۲۲۳۔ ” عبدالحفیظ صاحب بدین ضلع حیدرآباد
۱۲۲۴۔ ” مہر غلام محمد صاحب بدین ضلع حیدرآباد
۱۲۲۵۔ ” سردار محمد یعقوب صاحب دارالعلوم غربی ربوہ

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ کا خوشکن نتیجہ

امسال بھی حسب سابق نصرت انڈسٹریل سکول کا نتیجہ بہت خوشکن رہا تفصیل یہ ہے
ڈپلومہ حاصل کرنے والی لڑکیاں - ۹
ایڈیشنل ڈپلومہ ” ” ” - ۵
کل ۱۴ نتیجہ سو فیصد رہا

ریحانہ کرامت	$\frac{277}{300}$	انیسہ لطیف	۲۸۹
امۃ الحمید بشیر احمد	۲۹۰	امۃ النصیر بشیر احمد	۳۰۹ فرسٹ
امۃ القیوم غلام نبی	۲۹۶ سیکنڈ	احمد نگر	
بشریٰ محمد شریف	۲۸۹	علیمہ محمد یوسف	۲۸۲
آمینہ عزیز	۳۰۹ فرسٹ	طاہرہ وسیم	۲۹۲ (تھرڈ)

ایڈیشنل کا رزلٹ

فہمیدہ	$\frac{155}{200}$ (تھرڈ)	آمینہ بیگم	۱۵۹ سیکنڈ
نسیمہ فتح محمد	۱۵۰	امۃ النصیر	۱۶۰ (فرسٹ)
بشریٰ مبارک	۱۵۷		

(ہیڈ مسٹریس)

۱۲۲۶۔ مکرم اعجاز احمد صاحب ربوہ
۱۲۲۷۔ ” میاں محمد شریف صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ
۱۲۲۸۔ ” چوہدری خنیر احمد صاحب کھانپور دسیدان۔ ضلع سیالکوٹ
۱۲۲۹۔ ” چوہدری علی محمد صاحب سولپور تارڑ۔ ضلع گوجرانوالہ
۱۲۳۰۔ ” عبدالحمید صاحب $\frac{6}{12-L}$ ضلع ساہیوال
۱۲۳۱۔ ” منیر احمد صاحب تھرپارکر سندھ
۱۲۳۲۔ ” میجر نذیر احمد صاحب ربوہ ضلع جھنگ
۱۲۳۳۔ ” غلام رسول صاحب معلم اصلاح و ارشاد ضلع گوجرانوالہ
۱۲۳۴۔ ” چوہدری محمد افضل صاحب مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ
۱۲۳۵۔ ” عبدالرشید صاحب گوندل ضلع بہاولپور
۱۲۳۶۔ ” میاں کریم بخش صاحب ۱۹۲ مراد۔ ضلع بہاولپور
۱۲۳۷۔ ” مولوی خدا بخش صاحب ٹمسیٹ پور ضلع لائلپور
۱۲۳۸۔ ” چوہدری حشمت علی صاحب نارووال
۱۲۳۹۔ ” بشیر احمد صاحب سرشمیر روڈ لائل پور
۱۲۴۰۔ ” محمد شفیع صاحب دھاروال ضلع شیخوپورہ
۱۲۴۱۔ ” ملک محمد سلیم صاحب ربوہ
۱۲۴۲۔ ” منظور احمد صاحب جہلم
۱۲۴۳۔ ” احسان اللہ صاحب کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ
۱۲۴۴۔ ” گیانی محمد صدیق صاحب کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ
۱۲۴۵۔ مکرم غلام احمد صاحب بنول
۱۲۴۶۔ ” خورشید احمد صاحب ضلع مردان
۱۲۴۷۔ ” حکیم محمد عبدالعزیز صاحب ربوہ
۱۲۴۸۔ ” مبشر احمد صاحب طاہر لاہور
۱۲۴۹۔ ” محمد صدیق صاحب ہاشمی ڈیرہ غازیخان
۱۲۵۰۔ ” غلام رسول صاحب ربوہ
۱۲۵۱۔ ” مستری غلام فرید صاحب ربوہ
۱۲۵۲۔ ” محمد مسعود احمد صاحب بوریوالہ۔ ضلع ملتان
۱۲۵۳۔ ” مستری محمد دین کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر۔
۱۲۵۴۔ ” محمد اکرام صاحب بھاگووال ضلع سیالکوٹ
۱۲۵۵۔ ” رضا محمد صاحب نواب شاہ
۱۲۵۶۔ ” مستری نادر حسین صاحب ۱۶۱ مراد۔ بہاولپور
۱۲۵۷۔ ” محمد احمد صاحب بہاولپور
۱۲۵۸۔ ” حنیف احمد صاحب محمود ربوہ
۱۲۵۹۔ ” مجید احمد بشیر صاحب ربوہ

(باقی)

ولادت

مورخہ ۹/۷ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میرے لڑکے محمد سلیم صاحب انگلینڈ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کا پڑپوتا ہے۔ اور ماسٹر محمد رفیق صاحب انگلینڈ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بابرکت اور مفید لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (محمد سعید نگران بہشتی مقبرہ)

رسالہ مسائلِ زکوٰۃ

رسالہ مسائل زکوٰۃ بلا قیمت منگوایا جا سکتا ہے۔ رسالہ زکوٰۃ جس میں فریضہ زکوٰۃ کے متعلق چیدہ چیدہ مسائل درج ہیں۔ گذشتہ سال شائع کرا کر تمام جماعتوں کو بھجوا دیا گیا تھا۔ اگر کسی جماعت کے پاس یہ رسالہ موجود نہ ہو یا مزید کاپیوں کی ضرورت ہو تو نظارت ہذا سے بلا قیمت منگوایا جا سکتا ہے

زکوٰۃ وہ مالی عبادت ہے جس کا حکم قرآن پاک میں بار بار دیا گیا ہے اور اسے متقیوں کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ اسلئے جملہ امراء کرام اور صدر ان جماعت کا یہ بھی فرض ہے کہ صاحب نصاب احباب کو ادائیگی زکوٰۃ کی طرف توجہ دلائیں تاکہ وہ جہاں خود عند اللہ ماجور ہوں۔ وہاں دیگر احباب بھی خدائی برکات کے حصول میں پیچھے نہ رہیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

چندہ ناصرات کی طرف خصوصی توجہ

دوسری ششماہی میں ناصرات کے چندہ کی وصولی بہت کم ہے جبکہ سال ختم ہو رہا ہے براہ کرم تمام لجنات فوری توجہ دے کر چندہ پورا کرنے کی انتہائی کوشش کریں اجتماع میں شرکت کے لئے بھی صرف ان ناصرات کو بھجوائیں جن کا چندہ پورا ادا ہو چکا ہو۔ اور جو باقاعدہ اجلاسوں میں شرکت کرتی رہی ہوں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۶-۱۷-۱۸ اخاء ۱۳۴۹ ہش / اکتوبر ۱۹۷۰ء کو منعقد ہوگا۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حجاج کیلئے دعا کی تحریک

مکرم ملک فضل کریم صاحب محمد نگر لاہور نے اطلاع دی ہے کہ میرے بڑے بیٹے اس کی بیوی اور خوشدامن نے بھی امسال حج کیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں

۱۔ ملک ظفر احمد خان ولد ملک فضل کریم خان محمد نگر لاہور

۲۔ عزیزہ امۃ الرشید بشریٰ اہلیہ ملک ظفر احمد خان محمد نگر لاہور

۳۔ مکرمہ و محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عبد الرحیم صاحب مرحوم نوشہروی

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کی یہ عبادت قبول فرمائے۔ آمین

(نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری چچی جان اہلیہ سید عبد الشکور شاہ صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ پہلے ذیابیطس کی تکلیف تھی اب چند یوم سے دائیں پھیپھڑے میں تکلیف ہے۔ احباب جماعت درد دل سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(سید محمود احمد پورن نگر سیالکوٹ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ ایک ہفتہ سے کافی بیمار چلی آرہی ہیں۔ علاج معالجے کے باوجود ابھی کوئی افاقہ نہیں ہو سکا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد از جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین (ارشاد احمد درک ایڈووکیٹ لاہور)

۳۔ خاکسار کے ایک مخلص احمدی دوست جناب بشارت احمد صاحب شاکر عرصہ ایک ماہ سے مختلف قسم کی تکالیف میں مبتلا ہیں۔ دماغی تکلیف بھی ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے تا اللہ تعالےٰ آں محترم کو کاملہ و عاجلہ صحت دے۔ آمین

(شفیق احمد بٹ۔ کراچی)

قائدین اضلاع اور قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

سالانہ اجتماع تک بجٹ پورا کرنے والی مجالس خدام الاحمدیہ کے نام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بغرض دعا پیش کئے جائیں گے۔ تمام قائدین اضلاع اور قائدین مجالس کو اس فہرست میں شامل ہونے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سیکرٹریان تحریک جدید توجہ فرمائیں

جماعتہائے احمدیہ پاکستان نے اپنے اپنے علاقہ میں وصولی کے لئے ہفتہ تحریک جدید از یکم تبوک تا ۷ تبوک مطابق یکم ستمبر تا ۷ ستمبر منایا ہے۔

سیکرٹریان تحریک جدید کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس ہفتہ کے نتائج سے جلد از جلد وکالت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مسجد احمدیہ پاکپتن سبزی منڈی کے متصل واقع ہے بعض دوستوں کو مسجد تک پہنچنے میں سخت دقت ہوئی ہے اس لئے یہ اعلان کرنے کی ضرورت پڑی۔ سبزی منڈی پہنچ کر مسجد معلوم ہو سکتی ہے۔

(امیر جماعت احمدیہ پاکپتن)

تجاویز برائے شوریٰ خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر شوریٰ کا انعقاد ہوگا۔ مجالس مقامی قائدین اضلاع۔ قائدین علاقائی سے التماس ہے کہ شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

تمام قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس کا جائزہ لیں اور اگر وصولی تدریجی بجٹ کے مطابق نہیں ہے تو اس کی فکر کریں اور سال رواں کے بقیہ دو ماہ میں گذشتہ کمی کو پورا کرنے کے لئے حتی المقدور کوشش فرمائیں۔ امسال بھی انشاء اللہ صدر محترم سو فی صدی بجٹ پورا کرنے والی مجالس کو سند امتیاز عطا فرمائیں گے۔ تمام مجالس کو یہ اعزاز حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۴۔ برادرم شیخ سراج الدین صاحب ریل بازار لائل پور کا بچہ عظمت اللہ عمر ۷ سال گلے کی خرابی کی وجہ سے شدید بخار میں مبتلا ہے۔ جس سے گھر والے پریشان ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بچے کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (مبارک احمد انصاف کمپنی لائل پور)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

ہمدرد نسوال (محبوب الطھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج۔ مکمل کورس چھ صد گولی بیس روپے۔ خالص اور مکمل اجزاء سے تیار شدہ۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

آخری قسط

نصرت جہاں ریزروفنڈ میں حصّہ لینے والے

جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے مخلصین

نام مجاہد		وعدہ	ادائیگی
مکرم محمد عیسےٰ صاحب	مانچسٹر	۵۰ پونڈ	
،، محمد خاں صاحب	،،	۱۰۰ ،،	۵ پونڈ
،، رشید احمد بھٹی صاحب	،،	۲۰۰ ،،	۲۵ ،،
مکرمہ مسز نصرت رشید بھٹی صاحب	،،	۵۰ ،،	۵ ،،
مکرم یونس خاں صاحب	،،	۲۰۰ ،،	
،، سلطان صاحب	،،	۵۰ ،،	
،، غلام رسول صاحب	،،	۵۰ ،،	
،، مسعود احمد مرزا صاحب	آکسفورڈ	۲۰۱ ،،	۲۰۱ ،،
،، مشتاق احمد چوہدری صاحب	،،	۵۰ ،،	۵۰ ،،
،، منور احمد چوہدری صاحب	،،	۲۰۰ ،،	۱۰۰ ،،
،، چوہدری حمید اللہ صاحب	،،	۲۵ ،،	۲۵ ،،
،، امتیاز احمد صاحب	PRESTON	۵۰ ،،	
،، ملک عبدالرؤوف صاحب	،،	۵۰ ،،	۱۰ ،،
،، کرم دین صاحب	،،	۱۰۰ ،،	۲۰ ،،
،، عبدالقدوس صاحب	،،	۴۰ ،،	
،، محمد اشرف صاحب	،،	۵۰ ،،	
،، ڈاکٹر ریاض احمد چوہدری صاحب	،،	۱۰۰ ،،	۲۵ ،،
،، محمد مظہر صاحب	،،	۴۰ ،،	
،، شیخ منظور احمد صاحب	،،	۵۰ ،،	۵۰ ،،
،، شیخ صالح محمد صاحب	،،	۵۰ ،،	۵۰ ،،
،، بشارت احمد صاحب	ساؤتھ آل I	۱۰۰ ،،	
،، کیپٹن ایم۔ ایچ۔ چیمہ صاحب	،،	۲۰۰ ،،	۲۰ ،،
،، منظور الحق صاحب	،،	۲۰۰ ،،	
،، محمد امین صاحب	،،	۲۰۰ ،،	
،، پیر نصیر الدین صاحب	،،	۲۰۰ ،،	۷۰ ،،
،، محمد سلیمان طارق صاحب	،،	۲۱۳ ،،	۱۳ ،،
،، سید صدق المرسلین صاحب	،،	۲۰۰ ،،	۲۵ ،،
،، سلطان احمد چیمہ صاحب	،،	۱۰۰ ،،	۱۵ ،،
،، ضیاء الحق قریشی صاحب	،،	۲۰۰ ،،	۵۰ ،،
،، مبارک احمد شیخ صاحب	،،	۲۰۰ ،،	۱۵ ،،
،، بی۔ اے۔ رشید صاحب	ساؤتھ آل II	۲۰۰ ،،	۲۰۰ ،،
،، منیر احمد ظفر صاحب	،،	۲۰۰ ،،	۲۵ ،،
،، محمد رفیع صاحب	متفرق	۱۰۰ ،،	۳۵ ،،
،، ڈاکٹر عبداللہ صاحب	،،	۱۰۰ ،،	
،، محمد بشیر خاں صاحب	،،	۲۰۰ ،،	
،، غفور الحق خاں صاحب	،،	۱۰۰ ،،	
،، ڈاکٹر منور احمد صاحب	،،	۲۰۰ ،،	
،، ڈاکٹر اسعد پاسنا صاحب	،،	۲۰۰ ،،	۲۰۰ ،،
،، محمد نسیم خاں صاحب	،،	۱۹۹ ،،	

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (منیجر الفضل)

اقوامِ عالم اور ہماری ذمّہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم ظہور ۱۳۴۹ہش میں فرمایا:۔

"اللہ تعالےٰ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب ترین روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدائی ہدایت سے محروم اقوامِ عالم کو حلقہ بگوشِ اسلام کر کے ان کی عزت اور احترام کو قائم کرنے کا عظیم الشان کام جماعتِ احمدیہ کے سپرد فرمایا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم دلیل اور نمونہ اور دردمندانہ دعاؤں کے ساتھ نہایت حسین پیرایہ میں دنیا پر یہ ثابت کر دیں کہ حقیقی عزّت اور احترام اور اللہ تعالےٰ کا پیار اور اس کی رضا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبّت اور آپ کی غلامی میں ملتی ہے۔

اس لحاظ سے ہم پر بہت بڑی ذمّہ داری عائد ہوتی ہے جس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے جہاں پیہم جانی اور مالی قربانیوں کی ضرورت ہے وہاں جماعتی ترقی اور غلبۂ اسلام کے لئے نہایت درد و الحاح سے دعائیں بھی کرنی چاہئیں۔"

احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر لانے کے لئے نصرت جہاں ریزروفنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزروفنڈ)

ضروری اعلان برائے طلباء ایم۔ ایس سی فزکس

تعلیم الاسلام کالج کے ایم۔ ایس سی فزکس کے طلباء کی یاددہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مختلف پرچوں کے نوٹس تیار کرنے اور سوالات کے جوابات لکھنے کا جو کام انہیں دیا گیا تھا وہ ۱۲ ۔ اکتوبر تک مکمل کر لیں اور ۱۳ ۔ اکتوبر کو نوٹس ساتھ لائیں تاکہ ان کا کام دیکھا جا سکے۔ جو طلباء اپنا کام ادھورا کریں گے ممکن ہے انہیں کلاس میں بیٹھنے کی اجازت نہ دی جائے۔

(صدر شعبہ فزکس)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے لئے فوری طور پر ایک مدرس دینیات کی ضرورت ہے۔ یہ مدرس کم از کم مولوی فاضل پاس ہونا چاہیئے۔ اگر یہ مدرس گریجوایٹ بھی ہو گا تو اسے ترجیح دی جائے گی۔ گریجوایٹ مولوی فاضل مدرس دینیات کو گریڈ ۱۸۰-۱۰-۲۵۰ کا دیا جائے گا لیکن صرف مولوی فاضل کا گریڈ ۱۳۰-۶-۲۵۰ کا ہو گا۔ ربوہ میں خدمتِ سلسلہ کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے بنام پرنسپل جلد بھجوا دیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ضرورت لیڈی لیکچرار

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ میں ایک لیڈی لیکچرار ایم۔اے ریاضی جو کم از کم سیکنڈ کلاس ہوں کی فوری ضرورت ہے۔ درخواستیں مع مصدقہ نقول اسناد و تصدیق امیر جماعت / پریذیڈنٹ ۳۰ ۔ستمبر ۱۹۷۰ء تک کالج آفس میں پہنچ جائیں۔

تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔

(پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)